سوال

(38) باریک جرابوں پر مسح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باریک جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے، قرآن وحدیث میں مسح کے متعلق کیا شرائط ہیں۔ کہ وہ جرابیں کس طرح کی ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عام طور پر جرابوں کے دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ سردی وغیرہ سے بچاؤ کا کام دیں اور دوسرے یہ کہ گردوغبار سے پاؤں کو محفوظ رکھیں۔ جب تک جراب اس طرح کے دو فائدے دیتی ہے تو اس پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ اگر جراب اس قدر پھٹی ہوئی ہے کہ اسے پہن کر نہ سردی کا بچاؤ ہوتا ہے اور نہ ہی گردوغبار سے پاؤں محفوظ رہتا ہے تو ایسی جراب پر مسح نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے موٹے ہونے کے متعلق فقہ کی کتابوں میں جو معیار قائم کیا گیا ہے وہ ایجاد شدہ اور خود ساختہ ہے، قرآن وحدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جرابوں پر مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے غسل سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنے جوتوں اور جرابوں پر مسح کیا۔[1]

کبار صحابہ جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جرابوں پر مسح کرنا احادیث سے ثابت ہے، جب یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلند مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے ثابت ہے تو پھر جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مقیم آدمی کے لیے ایک دن اور ایک رات جب کہ مسافر انسان کے لیے تین دن اور تین رات تک مسح کرنے کی اجازت ہے اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد جرابوں کو پہنا جائے اور جب وضو ٹوٹ جائے تو مسح کی مدت کا آغاز ہو جاتا ہے یعنی وضو کرنے کے بعد پاؤں دھونے کے بجائے اس پر مسح کر لیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ ابو داؤد، الطہارۃ: 159۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

محدث فتویٰ